انوارِ انوری

تذکرہ

امام المفسرین، خاتمۃ المحدثین فی الہند، آیۃ من آیات اللہ

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

از

حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ

(تلمیذ حضرت اقدس)

مقدمہ

شیخ التفسیر و الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زر ولی خان

دامت برکاتہم

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

بلاک ۲، گلشن اقبال، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: انوار انوری

تالیف: حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ

موضوع: احوال و واقعات، تذکرۂ امام المفسرین،
خاتمۃ المحدثین فی الہند، آیۃ من آیات اللہ
حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

طابع: سید محمد حسن طارق

سنہ طباعت: ربیع الثانی، ۱۴۲۵ھ

تعداد: ۱۰۰۰

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

بلاک ۲، گلشن اقبال، کراچی

فون: ۴۹۶۸۳۵۶، ۴۸۱۸۲۱۰

الانتساب

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت اقدس امام العصر مولانا انور شاہ صاحب کی سوانح پر یہ دوسری کتاب "انوار انوری" منصۂ شہود پر آرہی ہے اس سے قبل محترم عبدالرحمن کوندو کی تصنیف کشمیری کتاب "الانور" جو حضرت اقدس انور کے نام سے ہمارے ہاں سے شائع ہو چکی ہے حق تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ جامعہ عربیہ احسن العلوم میں تقریباً ۱۸ سال سے بخاری و ترمذی کے اسباق پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی شاہ صاحب ہی کی برکت ہے کہ باذوق طلباء کی ایک کثیر تعداد متوجہ ہے۔ فی سال ۳۰۰ طلباء دورہ حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ "انوار انوری" جو حضرت شاہ صاحب کے قابل اور وفادار شاگرد حضرت مولانا محمد انوری لائلپوری کی شاہکار تصنیف ہے ان کے فرزند ارجمند کے توسط سے مجھ تک پہنچی میں نے اس نعمت کا اپنی بساط کے مطابق شکر بجا لانے کی کوشش کی اور "انوار انوری" کافی حد تک مناسب کاغذ اور طباعت کے ساتھ منصۂ شہود پر آرہی ہے خداوند تعالیٰ ہی کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے بزرگ دوست حاجی عمر فاروق جو احسن العلوم کے انتظام و انصرام میں ایک وفادار عقیدت برادر کی طرح اپنے خزانوں کے ساتھ پیش پیش ہیں، انہی کے اخلاص کی برکت ہے کہ جامعہ عربیہ احسن العلوم کی ایک مقتدر شاخ سیرگاہ روڈ ناگن چورنگی میں بھی تعلیمات کا سلسلہ رواں دواں ہے برادرم عمر فاروق کے نونہال صاحبزادے حافظ احمد عمر اور حافظ حسن عمر سلمہما اللہ کی معصومانہ دعوے اور جذبہ و ایثار کے ثمرہ و نتیجہ سے طبع "انوار

یکون لها"

۳۔ وہیں بہاول پور ہی کا قصہ ہے کہ قادیانی شاہد نے حضرت سے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارا دین متواتر ہے اور تواتر کے اقسام میں سے کسی ایک قسم کا منکر کافر ہے، آپ کو چاہیئے کہ امام رازی پر کفر کا فتوی دیں، کیونکہ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں علامہ بحر العلوم نے لکھا ہے کہ امام رازی نے متواتر معنوی کا انکار کیا ہے۔

ہمارے پاس اتفاق سے وہ کتاب بھی نہ تھی، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جج صاحب لکھیئے کہ میں نے بتیس سال ہوئے یہ کتاب دیکھی تھی، اب ہمارے پاس یہ کتاب نہیں ہے، امام رازی یہ فرماتے ہیں کہ یہ جو حدیث ہے:"لا تجتمع أمتي على الضلالة" ، یہ حدیث تواتر معنوی کے رتبے کو نہیں پہنچی، اس حدیث کے متواتر معنوی ہونے کا انکار فرمایا ہے نہ کہ تواتر معنوی کے حجت ہونے کے منکر ہیں۔

مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارن پور اور مولانا مرتضی حسن صاحب جو اس مجلس میں موجود تھے حیران تھے کہ کیا جواب دیں گے سن کر حیرت میں رہ گئے۔

ان صاحب نے حوالہ پیش کرنے میں دھوکے سے کام لیا ہے اس کو کہو کہ عبارت پڑھے ورنہ میں اس سے کتاب لے کر عبارت پڑھتا ہوں، چنانچہ قادیانی شاہد نے عبارت پڑھی، بعینہ وہی عبارت نکلی جو حضرت نے

پہلے حفظ پڑھ کر سنائی تھی، جج خوشی سے اچھل پڑا۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب دین پوری بھی اس مجمع میں تھے، حضرت مولانا غلام محمد صاحب کا چہرہ مبارک مسرت سے کھل گیا۔ (یہ حضرت، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب کے مربی تھے اور مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے بھی پیر تھے)

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ جج صاحب یہ صاحب ہمیں ملزم کرنا چاہتے ہیں میں چونکہ طالب علم ہوں میں نے دو چار کتابیں دیکھ رکھی ہیں میں انشاء اللہ مفحم نہیں ہونے کا۔

۴۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیری نے ایک اجتماع کیا تھا وہاں حضرت مولانا شیخ الہند اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اکابر دیوبند سہارنپور مدعو تھے۔ ہزاراں ہزار علماء مجتمع تھے۔ قادیانیوں نے کہا کہ ہر دو مناظر عربی زبان میں تقریر کریں گے، حضرت شاہ صاحب بھی مدعو تھے۔ حضرات نے حضرت شاہ صاحب کو تیار کر دیا، حضرت نے فرمایا کہ دونوں مناظرین عربی اشعار میں اپنا مافی الضمیر ظاہر کریں گے، فی البدیہ بولنا ہوگا، اور نہ کاغذ کوئی کتاب اپنے پاس رکھیں گے، وہ لوگ تیار نہ ہوئے۔

یہ قصہ حضرت رائے پوری کو لاہور میں مولانا ابراہیم صاحب میاں چنوں والوں نے بھی سنایا تھا۔ مولانا ابراہیم صاحب اس وقت بھاگل پور میں مدرس تھے۔ مولانا فرماتے تھے کہ حضرت مفتی عزیز الرحمن بھی تھے، اور حضرت شاہ صاحب نے خود بھی درس ترمذی میں ہمیں سنایا تھا پھر فرمایا